گئیں تو حضرت عبداللہ بن عمرو کی مرویات کا کیا کہنا!؟ اس کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی علیہ الصلاۃ والسلام کا خادم خاص تھا اور وہ بھی مکثرین میں سے ہیں وہ اپنے لڑکوں سے کہا کرتے تھے کہ اے میرے بچو اس علم کو قلمبند کیا کرو۔ (تقیید العلم ص ۹۷) اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کی حدیثوں کا مجموعہ بھی آپ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہی لکھا جا چکا تھا۔ اسی طرح حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بھی بکثرت حدیث روایت کرنے والوں میں سے ہیں اور صحیفہ جابر کا ذکر بھی آچکا ہے۔ یہ صحیفہ آپ کے شاگرد وھب بن منبہ اور سلیمان بن قیس الیشکری نے تحریر کیا تھا۔ (تقیید العلم ص ۱۰۸) اسی طرح صحابہ کرام کے مختلف مجموعہ کتب اور صحیفوں کو سامنے رکھا جائے تو ہم صراحت کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ حدیثوں کی بہت بڑی تعداد عہد نبوت اور عہد صحابہ ہی میں مدون ہو چکی تھی اور صحابہ کرام کے یہ حدیثی مجموعے اس بات کا بین ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ (جاری ہے)

☆ ☆ ☆ ☆

''1969ء میں ترکی جانے سے پیشتر میں غازی مصطفیٰ کا نام سنا اور پڑھا کرتا تھا۔ مگر وہاں تین سال کے قیام نے میرے دل و دماغ کو ہلا کے رکھ دیا' اور میں اکثر سوچتا کہ ہم برصغیر پاک و ہند کے مسلمان ''شہید'' اور ''غازی'' کا خطاب دینے میں کس قدر فراخ دل واقع ہوئے ہیں۔ ایک شخص جس نے عظیم الشان خلافت عثمانیہ کو نیست و نابود کرنے کا کام سر انجام دیا۔ اس اسلامی ملک سے اسلام کو خارج کرنے کی ہر طرح سعی کی' اسلامی اتحاد کے تصور کو پارہ پارہ کر دیا' وہ مسلمانوں کا ''غازی'' کیونکر ٹھہرا؟

ڈاکٹر امین اللہ وثیر

''ترکی میں اسلام اور مغربی تہذیب کی عبرت انگیز کشمکش''

التراث: اگر ہمارا چیف ایگزیکٹیو سابقہ قومی اسمبلی کے پاس کردہ شریعت بل کو بھی سابقہ حکومت کی سازش قرار دے کر مسترد کرنے پر مصر رہے تو فوجی حکمرانوں کی ہزار وضاحتوں کے باوجود یہی مصطفیٰ کمال پاشا ان کا عملاً آئیڈیل رہے گا۔

فضائل ذکر الٰہی

سہیل عبدالکریم سالک

﴿یا ایھاالذین امنوا اذکرواالله ذکراً کثیرا ٥وسبحوه بکرة واصیلا٥﴾(الاحزاب آیت ۴۱۔۴۲)ترجمہ : "اے ایمان والو اللہ کاذکر کثرت سے کرواور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو" اللہ تعالیٰ کی یہ منشا ہے کہ اس کے بندے اسی کی یاد دلوں میں بسائے رکھیں اور ان کی زبانیں ذکر الٰہی سے معمور رہیں۔لہذا ہم پر لازم ہے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ کے ذکر میں لگے رہیں اور اللہ کاذکر کریں۔کھڑے بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹتے ہوئے،

شریعت میں جتنی عبادتیں ہیں نماز،روزہ،حج،زکواۃ وغیرہ ان میں سے ہر ایک کے لئے حد مقرر ہے لیکن ذکر الٰہی کے لئے کوئی حد نہیں ☆۔اللہ پاک چاہتا ہے کہ میرا بندہ بے شمار ذکر کرے،چلتے پھرتے،اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں زبان ذکر الٰہی سے تر رکھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کاذکر جاری رکھتے تھے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا "اللہ کے نزدیک زیادہ مرتبہ والا کون ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:﴿الذاکرون الله کثیراً والذاکرات﴾(صحیح مسلم)ذاکرین کا اللہ کے ہاں بہت بڑا درجہ ہے۔﴿ولذکر الله اکبر﴾ اللہ کاذکر سب سے بڑی چیز ہے۔کیونکہ ذکر الٰہی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ ہی یاد فرماتا ہے تو اس سے بڑی چیز کیا ہوسکتی ہے؟! اللہ پاک کا فرمان ہے:﴿فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون﴾(سورہ بقرہ ۱۵۲)تم میرا ذکر کرو میں بھی تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر ادا کرو ناشکری مت کرو۔

☆ مضمون نگار نے دیگر عبادات کے مقابلے میں لا کر ذکر الٰہی کو بالکل الگ تھلگ عبادت قرار دیا ہے۔ذکر الٰہی کا ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ یہ ایک جامع عبادت ہے جو اکثر وبیشتر دیگر عبادتوں میں شامل ہوتی ہے۔مثلاً فرمان باری تعالیٰ:﴿اتل ما اوحی الیك من الکتٰب واقم الصلٰوة ان الصلٰوة تنھی عن الفحشاء والمنکر ولذکر الله اکبر﴾(العنکبوت ۴۵)سے واضح ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت اور نماز دونوں ذکر الٰہی کی صورتیں ہیں۔حتیٰ کہ غیر مخلصانہ نماز جس میں جلد بازی سے ذکر الٰہی کا صحیح اہتمام نہ کیا جائے منافقین کی علامت قرار پائی۔﴿ان المنافقین یخدعون الله وھو خادعھم واذا قاموا الی الصلٰوة قاموا کسالیٰ یراؤن الناس ولا یذکرون الله الا قلیلا ٥﴾(النساء ۱۴۲)نیز حج بیت اللہ میں بھی ذکر الٰہی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ایام منیٰ کے متعلق حکم الٰہی ہے﴿واذکروا الله فی ایام معدودات﴾ (البقرہ ۲۰۳)مزدلفہ میں بھی یہی حکم ہے﴿فاذکروا الله عندالمشعر الحرام﴾(البقرہ۱۹۸)

ذکر الٰہی سے دل کی گھبراہٹ، بے چینی دور ہو جاتی ہے اور اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿الذین امنوا وتطمئن قلوبهم بذکرالله الا بذکر الله تطمئن القلوب﴾ (سورہ رعد ۲۸) "جو لوگ ایمان لے آئے اور ان کے دل ذکر الٰہی سے مطمئن ہو گئے۔ یاد رکھو اللہ پاک کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔" ایمان واخلاص کے ساتھ ذکر کرنے سے دل میں سکون و راحت اور خوشی و شادمانی پیدا ہوتی ہے۔ شک و شبہ اور شیطان کا وسوسہ دور ہو جاتا ہے۔ رحمت الٰہی ان کو گھیر لیتی ہے۔ موجودہ زمانے میں باوجود مال و دولت کی ریل پیل کے لوگوں کے دل بے چین و بے سکون رہتے ہیں۔ ان حالات میں ذکر الٰہی میں انہماک ہی دلوں کے لئے سکون و سرور کا ضامن ہو سکتا ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے "ہر انسان کے اندر 360 جوڑ ہیں اور ہر جوڑ کی طرف سے روزانہ ایک ایک صدقہ کرنا ضروری ہے جس نے "اللہ اکبر" کہا اس نے ایک صدقہ کیا۔ اور جس نے "لاالہ الا اللہ" کہا اس نے ایک صدقہ کیا۔ اور جس نے "الحمد للہ" کہا اس نے ایک صدقہ کیا۔ اور جس نے "سبحان اللہ" کہا اس نے ایک صدقہ کیا۔ جس نے "استغفر اللہ" کہا اس نے ایک صدقہ ادا کیا۔ جس نے راستہ سے 'تکلیف دہ چیز اٹھایا' یا کانٹا ہٹایا اس نے صدقہ ادا کر دیا۔ جس نے نیک کام کا حکم دیا اس نے صدقہ ادا کیا۔ جس نے برے کام سے روکا اس نے صدقہ ادا کیا۔ اسی قسم کی جب 360 نیکیاں ہو جائیں تو اس نے اپنے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ ادا کر دیا۔ وہ اس حال میں چلے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے دور کر لیا (مسلم)

ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں ان میں سے بلند ترین شاخ کلمہ "لاالہ الا اللہ" ہے اور سب سے ادنیٰ 'تکلیف دہ چیزوں کو راستہ سے دور کرنا ہے۔ (بخاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مامن عبد قال لا اله الاالله ثم مات علی ذالك الا دخل الجنة" (مسلم) جو آدمی "لاالہ الا اللہ" کا اقرار کرے پھر اسی عقیدہ توحید پر ثابت قدم رہ کر مر جائے تو جنت میں داخل ہو گا"۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "مثل الذی یذکر ربه والذی لا یذکرربه مثل الحیّ والمیت" (بخاری، مسلم) "جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے یعنی ذکر کرنے والا زندہ، ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے"

زندگی ہر شخص کو محبوب ہے اور مرنے سے ہر شخص گھبراتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ زندہ بھی مردے ہی کے حکم میں ہے۔ اس کی زندگی بے کار ہے۔ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا دل زندہ رہتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اس کا دل مر جاتا ہے۔ عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اللہ تعالٰی "انا عند ظن عبدی بی وانا معه اذا ذکرنی فاذا ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملأ ذکرته فی ملأ خیر منهم" (بخاری، مسلم)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ فرماتے ہیں "میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب بھی وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اکیلا ہی یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں اس کا تذکرہ کرتا ہوں" سبحان اللہ کیا شان ہے ذاکرین کی! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا "کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجات کو بہت زیادہ بلند کرنے والی اور سونا چاندی اللہ کے راستے میں خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر اور جہاد میں دشمنوں کو قتل کرنے اور پھر شہادت پانے سے بھی بڑھ کر ہے؟! صحابہ کرام نے عرض کیا ضرور بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یہ اللہ پاک کا ذکر" ہے۔ (احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالٰی کے کچھ ایسے فرشتے ہیں جو رات دن راستوں، گلی کوچوں میں پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جہاں کہیں ذکر الٰہی کی مجلس پاتے ہیں تو وہ فرشتے دوسرے فرشتوں کو آواز دے کر بلاتے ہیں "اپنے مقصد اور حاجت کی طرف آجاؤ، تمہارا مطلب یہاں حاصل ہو گیا، اللہ کو یاد کرنے والے لوگ یہاں موجود ہیں، تم بھی ذکر الٰہی سننے کے لئے آؤ"، تو وہ فرشتے وہاں جمع ہو کر آسمان تک ان کے گرد منڈلاتے ہیں اور ان کو گھیرے رہتے ہیں۔ جب یہ فرشتے اللہ پاک کے پاس جاتے ہیں تو اللہ تعالٰی ان سے دریافت کرتا ہے میرے بندے دنیا میں کیا کر رہے ہیں؟ تو فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیرا ذکر، تعریف، تسبیح، تکبیر، تمجید بیان کر رہے تھے۔ اللہ تعالٰی فرماتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے۔ اللہ فرماتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں اگر آپ کو دیکھ لیتے تو اس سے کہیں زیادہ تیری عبادت کرتے، تیری بڑائی بیان کرتے۔ پھر اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا طلب کرتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں جنت مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری قسم اب تک انہوں نے جنت نہیں دیکھی۔ اگر دیکھ لیتے تو اس سے کہیں زیادہ حرص و تمنا کرتے۔ اللہ فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے جہنم دیکھا ہے؟ تو فرشتے جواب دیتے ہیں تیری قسم، نہیں دیکھا۔ اگر جہنم دیکھ لیتے تو اس سے زیادہ بھاگتے، ڈرتے۔ پھر اللہ پاک ارشاد